

قَالَ أَلَمْ أَقُلُّ لَكَ إِنِّي لَنْ تَسْتَطِعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝  
 قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا فَلَا تُصْحِبِنِي ۝ قَلْ بَلَغْتَ  
 مِنْ لَدُنِي عُذْرًا ۝ فَانْظُلْقَا وَقْفَةً حَتَّىٰ إِذَا آتَيْتَ أَهْلَ قَرْيَةٍ أُسْتَطِعُهَا  
 أَهْلَهَا فَابْوَا أَنْ يُضَيِّفُوكُمَا فَوَجَدَاهُ فِيهَا جَدَارًا يُرِيدُ أَنْ  
 يَنْقَضَ فَاقَامَهُ ۝ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخْذُنَتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَذَا  
 فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۝ سَأَنْتَكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ  
 صَبْرًا ۝ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسِكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ  
 فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيَّبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ  
 غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْعَلْمُ فَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنِينَ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا  
 طَعْيَا نَارًا وَكُفَّرًا ۝ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبِّهِمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكُوَّةً  
 وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغَلَمَانِ يَتِيمَيْنِ فِي  
 الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ۝ فَأَرَادَ  
 رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشْدَدَهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا فَرَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ رَبِّكَ ۝  
 وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۝ ذُلِّكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝  
 وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْيَتِينَ قُلْ سَأَتْلُوُ عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذُكْرًا ۝

## سوہاں پارہ۔ قَالَ الْمُرْسَلُ (اس نے کہا۔ کیا نہیں)

(۷۵) (حضرت خضرؑ نے) کہا: ”کیا میں نے تم سے کہانہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟“

(۷۶) (حضرت موسیؑ نے) کہا: ”اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں۔ اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔“ (۷۷) پھر دونوں آگے چلے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس جا پہنچے۔ تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانا مانگا۔ مگر انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پھر وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گراہی چاہتی تھی۔ انہوں نے اُسے درست کر دیا۔ (حضرت موسیؑ نے) کہا: ”اگر آپ چاہتے تو اس (کام) کی کچھ اجرت یقیناً لے سکتے تھے۔“ (۷۸) انہوں نے کہا: ”یہ میرے اور تمہارے درمیان جداً کا وقت ہے۔ اب میں تمہیں ان کی حقیقت بتا دیتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے۔“ (۷۹) وہ جو کشتی تھی، چند غریب آدمیوں کی تھی، جو دریا پر محنت مزدوروی کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں۔ ان لوگوں کے آگے کی طرف ایک بادشاہ تھا، جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ (۸۰) رہا وہ لڑکا، تو اس کے ماں باپ مومن تھے۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے انہیں تنگ کرے گا۔ (۸۱) اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس کے بد لے انہیں (ایسی اولاد) دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو اور حرم و محبت میں بھی اس سے بڑھ کر ہو۔ (۸۲) دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ شہر کے دو پتیم لڑکوں کی ہے۔ اس کے نیچے دونوں کا ایک خزانہ (دبا ہوا) ہے۔ ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے تمہارے پروردگار نے چاہا کہ یہ دونوں نجی بالغ ہوں تو اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی رحمت کی بنابر۔ میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا ہے۔ یہ ان باتوں کی حقیقت ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے!“

### رکوع (۱۱) ذوالقرنین کے کمالوں کی داستان

(۸۳) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہو: ”میں اس کا کچھ حال تمہیں ابھی سناتا ہوں۔“

إِنَّا مَكَّنَاهُ فِي الْأَرْضِ وَأَتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا لِّفَاتِيْعَ  
 سَبَبًا هَذِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ  
 حَمِئَةٍ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا هُنَّ قُلْنَاءِ يَدَ الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذَّبَ  
 وَإِمَّا أَنْ تَتَخَذَ فِيهِمْ حُسْنًا <sup>٨٤</sup> قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسُوفَ  
 نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا كُثْرًا <sup>٨٥</sup> وَأَمَّا مَنْ  
 أَمْنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ لِّالْحُسْنَى وَسَقَوْلُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا  
 يُسْرًا <sup>٨٦</sup> ثُرَّ أَتَيْعَ سَبَبًا <sup>٨٧</sup> حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا  
 تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ تَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِرْرًا <sup>٨٨</sup> كَذِلِكَ طَوْقَدُ  
 أَحْطَنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا <sup>٩٠</sup> ثُرَّ أَتَيْعَ سَبَبًا <sup>٩١</sup> حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ  
 السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكُادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا <sup>٩٢</sup>  
 قَالُوا يَدَ الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَا جُوْجَ وَمَا جُوْجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهُلْ  
 نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا <sup>٩٣</sup> قَالَ مَا  
 مَكَّنَنِي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعْيُنُو نِيْرَقْوَةً أَجْعَلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ  
 رَدْمًا <sup>٩٤</sup> أَتُوْنِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَأَوَى بَيْنَ الصَّدَافَيْنِ  
 قَالَ انْفُخُوا طَحَّى إِذَا جَعَلْهُ نَارًا <sup>٩٥</sup> قَالَ أَتُوْنِي أُفْرِغُ عَلَيْهِ قُطْرًا طَحَّى

(۸۲) یقیناً ہم نے اُسے سرز میں میں اقتدار دیا اور ہر قسم کا ساز و سامان دیا تھا۔ (۸۵) چنانچہ وہ ایک راستہ پر ہولیا۔ (۸۶) یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ جا پہنچا تو اُسے کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا۔ وہاں اُس کے قریب اُس نے ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا: ”اے ذوالقرنین! انہیں تکلیف پہنچاؤ یا ان کے بارے میں نرم رو یہ اختیار کرو!“

(۸۷) اُس نے کہا: ”جو ظلم کرے گا، ہم اُسے سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹایا جائے گا۔ وہ اُسے زیادہ سخت عذاب دے گا۔

(۸۸) البتہ جو ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا، اُس کے لیے اچھی جزا ہے۔ ہم اسے اپنے آسان احکام دیں گے۔“

(۸۹) پھر وہ ایک (اور) راستہ پر ہولیا۔ (۹۰) یہاں تک کہ وہ سورج کے طلوع ہونے کی حد تک جا پہنچا۔ اُس نے اُسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جس کے لیے ہم نے اس سے (یعنی سورج سے بچنے کے لیے) کوئی پردہ مہیا نہیں کیا تھا۔

(۹۱) یہ حال تھا! اور اُس کے پاس جو کچھ تھا ہمیں اس کی پوری خبر تھی۔

(۹۲) پھر وہ ایک (اور) راستہ پر ہولیا۔ (۹۳) یہاں تک کہ جب وہ دونوں پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اُس نے اُن کے اُس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔

(۹۴) انہوں نے کہا: ”اے ذوالقرنین! یا جوج اور ماجوج (اس) ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ تو کیا ہم آپ کو کچھ خرچ کا انتظام کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان مضبوط بند تعمیر کر دیں؟“

(۹۵) اُس نے کہا: ”جو کچھ میرے پروردگار نے مجھے دے رکھا ہے، وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو۔ میں تمہارے اور اُن کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ (۹۶) مجھے لو ہے کی چادریں لاوو!“ آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو پاٹ دیا تو بولا: ”اب آگ دہکاؤ۔“ یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ (کی طرح) دہکاؤ لاتو کہا: ”اب میرے پاس پکھلا ہوا سیسہ لاو میں اس پر انڈیلوں گا۔“

فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهِرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبَا ٦٧ قَالَ  
 هَذَا أَرْحَمَهُ مِنْ رَبِّي ٦٨ فَإِذَا جَاءَهُ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَاءً ٦٩ وَكَانَ  
 وَعْدُ رَبِّي حَقًا ٦٩ وَتَرَكُنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَهُوْجُ فِي بَعْضٍ وَنُفْخَ  
 فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمِيعًا ٧٠ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكُفَّارِ ٧١  
 عَرْضًا ٧١ إِلَّا ذِيْنَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غَطَاءٍ عَنْ ذَكْرِي وَكَانُوا  
 لَا يَسْتَطِيْعُونَ سَمْعًا ٧٢ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا  
 عِبَادَىٰ مِنْ دُوْنِي ٧٣ أُولَيَاءٌ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكُفَّارِ ٧٤ نُزُلًا ٧٤  
 قُلْ هَلْ نُنِئُكُمْ بِالْأَخْسَرِ ٧٥ إِنَّا أَعْمَالًا ٧٥ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ  
 فِي الْحَيَاةِ الْدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحِسِّنُونَ صُنْعًا ٧٦  
 أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاءِهِ فَحَيَّطْتُ أَعْمَالَهُمْ  
 فَلَا نُقْيِمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ٧٧ وَرُزْنًا ٧٧ ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا  
 كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُرْزُوا ٧٨ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
 الصِّلْحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ٧٩ خَلِيلِينَ فِيهَا  
 لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوْلًا ٨٠ قُلْ تَوَكَّلْنَا عَلَى بَحْرِنَا دَادًا لِكَلِمَتِ رَبِّي  
 لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي ٨١ وَلَوْجَنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ٨١

- (۹۷) سوہ (یعنی یا جونج ماجونج) نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔
- (۹۸) (ذوالقرنین نے) کہا: ”یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے پروردگار کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا۔ میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔“
- (۹۹) اُس دن ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ موجود کی طرح ایک دوسرے سے سکھتم گھتا ہوں اور صور پھونز کا جائے گا تو ہم ان سب کو ایک ساتھ جمع کر لیں گے۔ (۱۰۰) اُس دن ہم دوزخ ان کافروں کے سامنے صاف پیش کر دیں گے، (۱۰۱) جن کی آنکھوں پر میری نصیحت کے لیے پردہ پڑا ہوا تھا، اور جو کچھ سن بھی نہ سکتے تھے۔

**رکوع (۱۲)** اگر سمندر روشنائی بن جاتا تو اللہ کی باتیں ختم ہونے سے پہلے وہ بھی ختم ہو جاتا

- (۱۰۲) تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے، یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو کار ساز بنالیں؟ یقیناً ہم نے ایسے کافروں کی مہمان داری کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔
- (۱۰۳) ان سے کہو: ”کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے میں کون ہیں؟“
- (۱۰۴) یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری بھاگ دوڑ (دنیاوی زندگی میں) بھکلی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

- (۱۰۵) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آئتوں اور اُس کے سامنے پیشی کا انکار کر دیا۔ سو ان کے سارے اعمال غارت ہو گئے۔ قیامت کے دن ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔ (۱۰۶) کفر کرنے اور میری آیتوں اور میرے پیغمبروں کا مذاق اڑانے کے بد لے میں ان کی سزا جہنم ہوگی۔ (۱۰۷) پیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے، ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے،
- (۱۰۸) جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ وہاں سے کہیں اور جانا نہ چاہیں گے۔

- (۱۰۹) کہو: ”اگر میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کے لیے سمندر روشنائی بن جاتا تو میرے پروردگار کی باتیں ختم ہونے سے پہلے یقیناً سمندر ختم ہو جاتا، چاہے ہم اسی جیسا اس میں اضافہ کے لیے اور لے آتے۔“

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فِيمَنْ كَانَ  
يَرْجُوا لِقاءَ رَبِّهِ فَلَيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِيَادَةٍ رَبِّهِ أَحَدًا

رَبُّكُمْ عَلَيْهَا

(١٩) سُورَةُ مَرْيَمٍ مَكْيَّةٌ (٣٣)

أَيَّاهُمَا

٤٢

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَهِيْعَصَ قَفْجَ ذَكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَكَ زَكْرِيَاً طَجَ إِذْ نَادَى  
رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ① قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظُمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ  
الرَّاسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيقًا ② وَإِنِّي خَفْتُ الْمَوَالِيَ  
مِنْ وَرَاءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيَّا ③  
يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ أَلِيْعَقْوَبَ صَدِيقَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيقًا ④ يَنْزَكْرِيَا  
إِنَّا نَبْشِرُكَ بِغُلْمَانَ سَهْلَةٍ يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيقًا ⑤  
قَالَ رَبِّ أَنِّي يَكُونُ لِيْ غُلْمَانٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ  
مِنَ الْكِبَرِ عِتِيقًا ⑥ قَالَ كَذَلِكَ ⑦ قَالَ رَبِّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيْنَ ⑧ وَقَدْ  
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ⑨ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِيْ أَيَّاهَ  
قَالَ أَيْتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩ فَخَرَجَ عَلَى  
قَوْمِهِ مِنَ الْبَحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَيِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيقًا ⑪

(۱۱۰) کہو کہ ”میں تو بیشک تم ہی جیسا انسان ہوں۔ مجھے وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ اس لیے جو کوئی اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہو، اُسے چاہئے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی اور کوشش یک نہ کرے۔“

سورۃ (۱۹)

آیتیں: ۹۸

مِرْيَمٌ (مریم علیہ السلام)

رکوع: ۲۰

### مختصر تعارف

حروف مقطعات سے شروع ہونے والی اس کی سورت کی کل آیتیں ۹۸ ہیں۔ عنوان رکھنے کی وجہ آیت ۱۶ میں حضرت مریمؑ کا ذکر ہے۔ موضوعات میں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت، حضرت ابراہیمؑ کی بھرت اور مختلف انبیاء کی زندگیوں کے حالات شامل ہیں۔ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ تمام نبیوں کا مشن وہی تھا جو رسول اللہ ﷺ کا تعلیم کا تھا۔ مگر پہلے نبیوں کے انتقال کے بعد ان کی امتیوں نے ان کی تعلیم کو بگاڑ دالا۔ مسلمانوں کو خوش خبری دی گئی ہے کہ مکہ کے کافروں کی حرکتوں کے باوجود فتح و نصرت انہی کی ہوگی۔ آیت ۵۸ کے بعد سجدہ ہے۔

### رکوع (۱) حضرت زکریاؑ کے ہاں خوش قسمت پنج کی پیدائش

(۱) ک، ه، ی، ع، ص۔ (۲) (یہ ہے) تیرے پروردگار کی اپنے بندے زکریاؑ پر مہربانی کا ذکر۔ (۳) جب اُس نے اپنے پروردگار کو چیکے چیکے پکارا۔ (۴) اُس نے عرض کیا: ”اے پروردگار! میری ہڈیاں یقیناً کمزور پڑ گئی ہیں۔ سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا ہے۔ پروردگار، میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نام اذنیں رہا ہوں۔ (۵) مجھے اپنے بعد رشتہ داروں سے اندیشہ ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ تو اپنے فضل سے مجھے ایک وارث عطا کر دے! (۶) جو میر اوارث بنے اور یعقوبؑ کی ذریت کا بھی وارث ہو۔ اور اے پروردگار! اسے ایک پسندیدہ انسان بنا۔“ (۷) (جواب ملا): ”اے زکریاؑ! ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اُس کا نام تھیؑ ہوگا۔ ہم نے اس جیسے نام کا کوئی آدمی اس سے پہلے پیدا نہیں کیا۔“ (۸) عرض کیا: ”پروردگار! بھلامیرے ہاں پیٹا کیسے ہوگا؟“ ہم نے اس جیسے نام کا کوئی آدمی اس سے پہلے پیدا نہیں کیا۔“ (۹) جواب ملا: ”ایسے ہی (ہوگا)۔ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔“ (۱۰) جواب ملا: ”ایسے ہی (ہوگا)۔ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ تو میرے لیے آسان ہے۔ آخر اس سے پہلے میں تمہیں پیدا کر چکا ہوں، جب کہ تم پکھ بھی نہ تھے۔“ (۱۱) عرض کیا: ”پروردگار! میرے لیے کوئی علامت مقرر فرمادے۔“ فرمایا: ”تمہارے لیے علامت یہ ہے کہ تم تین رات لوگوں سے بات نہ کر سکو گے۔ حالانکہ تدرست ہو گے۔“ (۱۲) سو وہ محرب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے اور انہیں اشارہ کیا کہ ”صحیح شام اللہ کی پا کی بیان کرتے رہو۔“

يَسْعِيْنِي خُذِ الْكِتَبَ بِقُوَّةٍ وَاتَّدِنُهُ الْحُكْمَ صَبِيَّاً لَّ وَحَنَانًا  
 مِنْ لَدُنَّا وَزَكُوَّةٍ وَكَانَ تَقِيَّاً لَّ وَبَرَّأَ بُوَالِدَيْهُ وَلَمْ يَكُنْ  
 جَبَارًا عَصِيَّا لَّ وَسَلَمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلْدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ  
 يُبَعَثُ حَيَّا لَّ وَادْكُرْ فِي الْكِتَبِ مَرْيَمَ إِذَا نَتَبَذَّتْ مِنْ أَهْلِهَا  
 مَكَانًا شَرُقِيًّا لَّ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا قَفْ فَارُسَلْنَا  
 إِلَيْهَا رُوحًا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا لَّ قَالَتْ إِنِّي آعُوذُ  
 بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا لَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ صَلَّى  
 لِإِلَهَبَ لَكِ عُلَمَاءَ زَكِيًّا لَّ قَالَتْ أَنِّي يَكُونُ لِي غُلْمَرٌ وَلَمْ  
 يَهْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا لَّ قَالَ كَذَلِكَ حَ قَالَ رَبُّكِ  
 هُوَ عَلَىَ هَدِيْنِ حَ وَلِنَجْعَلَهُ أَيَّهَةً لِلْتَّائِسِ وَرَحْمَةً مِنَّا حَ  
 وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا لَّ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا  
 قَصِيَّا لَّ فَاجَأَهَا الْبَخَاضُ إِلَى جِذْعِ التَّخْلَةِ حَ قَالَتْ  
 يَلِيْتَنِي مِتْ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيَّا مَنْسِيًّا لَّ فَنَادَهَا  
 مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزِنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا لَّ  
 وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ التَّخْلَةِ تُسْقُطُ عَلَيْكِ رُطَيْبًا جَنِيًّا لَّ

(۱۲) (حکم ہوا) ”اے یحییٰ“ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔“ ہم نے اُسے بچپن ہی میں دانائی عطا کی تھی، (۱۳) اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (بھی)۔ وہ پرہیزگار تھے، (۱۴) اور اپنے والدین کے خدمت گزار، وہ سرکش یا نافرمان نہ تھے۔ (۱۵) سلام ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے، جس دن وہ انتقال کریں اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

### رکوع (۲) حضرت مریمؑ اور حضرت مسیحؑ کا قصہ

(۱۶) اس کتاب میں (حضرت) مریمؑ کا ذکر بھی کرو۔ جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب چل گئیں۔ (۱۷) پھر انہوں نے اُن سے پردہ ڈال لیا۔ تب ہم نے ان کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا۔ وہ اُن کے سامنے پورے انسان کی صورت میں ظاہر ہو گیا۔ (۱۸) وہ بول اُٹھی: ”میں تجھ سے خداۓ رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کوئی خدا ترس ہے۔“ (۱۹) اُس نے کہا: ”میں تو یقیناً تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں۔ تاکہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکے کا تختہ دوں۔“ (۲۰) (حضرت مریمؑ نے) کہا: ”میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوටک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔“ (۲۱) فرشتے نے کہا: ”ایسے ہی (ہو گا)۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ ”یہ میرے لیے بہت آسان ہے۔“ (اور ہم یہ اس لیے کریں گے) تاکہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنادیں اور ہماری طرف سے ایک رحمت۔ یہ معاملہ (یوں ہی) طے کیا ہوا ہے۔“ (۲۲) پھر اُسے اُس (بچے) کا حمل ہو گیا۔ وہ اُسے لیے ہوئے ایک دور دراز مقام پر چلی گئی۔ (۲۳) پھر دردیزہ کی تکلیف نے اُسے ایک کھجور کے درخت کے تنے کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی؛ ”کاش! میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔“ (۲۴) پھر اُس نے اُس کے نیچے سے پکارا ”غم نہ کرو! یقیناً تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ روائ کر دیا ہے۔“ (۲۵) کھجور کے اس درخت کے تنے کو اپنی طرف ہلا لو۔ یہ تمہارے اوپر تروتازہ کھجور یں ٹپکا دے گا۔

فَكُلِّيْ وَأَشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا جَ فَإِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا لَا  
 فَقُولِيْ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكِلَّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيَا ٢٣  
 فَاتَّتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ طَ قَالُوا يَمْرِيْمَ لَقَدْ جَعَتْ شَيْئًا فَرِيْيَا ٢٤  
 يَا خُتَ هَرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سُوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ  
 بَغِيَّا ٢٥ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ طَ قَالُوا كَيْفَ نُكِلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ  
 صَدِيَّا ٢٦ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ قَفْ أَتَتِنِي الْكِتَبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ٢٧  
 وَجَعَلَنِي مُبِرَّكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ صَ وَأَوْصَنِي بِالصَّلُوةِ وَالرَّكُوْةِ  
 مَا دُمْتُ حَيًّا ٢٨ وَبَرَّا بِوَالدَّتِيْ ذَوَلَهُ يَجْعَلُنِي جَبَارًا شَقِيًّا ٢٩  
 وَالسَّلَمُ عَلَى يَوْمَ وُلْدُتُ وَيَوْمَ أَمْوُتُ وَيَوْمَ أُبَعَثُ حَيًّا ٣٠  
 ذُلِّكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ٣١ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ٣٢  
 مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يَتَخَذَ مِنْ وَلَدًا سُبْحَنَهُ طَ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا  
 يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ٣٣ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ قَاعِدًا وَهُوَ طَ  
 هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ٣٤ فَأَخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ٣٥  
 فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَسْهَدِيَوْمِ عَظِيْمٍ ٣٦ أَسْمِعْ بِهِمْ  
 وَأَبْصِرْ لِيَوْمَ يَأْتُونَا لِكِنَ الظَّلِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَلٍ مُبِيْنٍ ٣٧

(۲۶) سو تم کھاؤ اور پیو۔ اور آنکھیں ٹھنڈی کرلو۔ پھر اگر کوئی آدمی تمہیں نظر آئے تو اشارہ کر دینا، کہ ”یقیناً

میں نے تو اللہ کے لیے روزے کی نیت کر رکھی ہے۔ اس لیے آج میں کسی انسان سے نہ بولوں گی۔“

(۲۷) پھر وہ اُسے اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ انہوں نے کہا ”اے مریم! یہ تو تو نے

بڑے غصب کا کام کر ڈالا!

(۲۸) اے (حضرت) ہارونؑ کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بد کا تھی!

(۲۹) انہوں نے اُس (بچے) کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگ بولے: ”ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی گھوارے میں پڑا ہوا بچہ ہے؟“

(۳۰) وہ (بچہ) بول اٹھا: ”میں یقیناً اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔

(۳۱) اُس نے مجھے با برکت کیا جہاں کہیں بھی میں ہوں۔ مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔

(۳۲) اُس نے مجھے اپنی والدہ پر مہربان بنایا۔ اُس نے مجھے سرکش اور بد بخت نہیں بنایا۔ (۳۳) سلام ہے

مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، جس دن میں مروں اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔“

(۳۴) یہ ہے عیسیٰ، مریم کا بیٹا۔ (اور یہ ہے) ایک سچا بیان جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنالے۔ وہ پاک ذات ہے۔ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے، تو بس اُس کو ارشاد فرمادیتا ہے کہ ”ہو جا“، تو وہ ہو جاتا ہے۔ (۳۶) بے شک اللہ تعالیٰ میرا پروردگار بھی ہے اور تمہارا پروردگار بھی۔ اس لیے تم اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۳۷) پھر مختلف گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ سو ان کافروں کے لیے اُس بڑے دن کے دیکھنے سے بڑی تباہی ہوگی۔

(۳۸) جس دن یہ ہمارے پاس آئیں گے تو وہ خوب اچھی طرح سن رہے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔

لیکن آج (یہی) ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَقِيمَةُ هَذِهِ

هُجُّهُ

بَعْدَ

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ  
 وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا  
 يُرْجَعُونَ ﴿٢٤﴾ وَادْكُرْ فِي الْكِتَبِ إِبْرَاهِيمَ رَبِّهِ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا  
 تَبَيَّنَ ﴿٢٥﴾ إِذْ قَالَ لِآبِيهِ يَاهْيَةَ بْنَتِ لَهُرَيْرَةَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبَصِّرُ  
 وَلَا يُعْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٢٦﴾ يَا بَتَ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَا تَكُونْ  
 فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا بَتَ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَنَ طَإِنَّ  
 الشَّيْطَنَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ﴿٢٨﴾ يَا بَتَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمْسِكَ  
 عَذَابًا مِنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَنِ وَلَيَّا ﴿٢٩﴾ قَالَ أَرَاغِبُ أَنْتَ  
 عَنِ الْهَتِّيِّ يَا إِبْرَاهِيمَ لَئِنْ لَمْ تَتَنَتَّهُ لَا رَجْعَيَّةَ وَأَهْجُرُنِي مَلِيًّا ﴿٣٠﴾  
 قَالَ سَلِّمْ عَلَيْكَ ح سَأَسْتَغْفِرُكَ رَبِّي طِإِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٣١﴾  
 وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تُدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا رَبِّي طِعْسَى الَّلَّا  
 أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ فَلَمَّا أَعْتَزَ لَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ  
 دُونِ اللَّهِ لَا وَهَبَنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَمَّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٣٣﴾  
 وَوَهَبَنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقِي عَلِيًّا ﴿٣٤﴾  
 وَادْكُرْ فِي الْكِتَبِ مُوسَى ذِي إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ﴿٣٥﴾

(۳۹) انہیں حضرت کے دن سے خبردار کر دو جب کہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (۴۰) بے شک زمین اور جو کچھ اس میں ہے، اُس کے وارث ہم ہوں گے۔ یہ (سب) ہماری طرف ہی پلٹائے جائیں گے۔

### رکوع (۳) حضرت ابراہیمؐ کا اپنے بت پرست باپ سے خطاب

(۴۱) اس کتاب میں (حضرت) ابراہیمؐ کا (قصہ) بیان کرو۔ بے شک وہ ایک سچے انسان اور نبی تھے۔ (۴۲) جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ: ”ابا جان! آپ ایسی چیز کی پوجا کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتی ہے؟“ (۴۳) ابا جان! میرے پاس ایسا علم پہنچا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، سو آپ میری پیروی کریں، میں آپ کو سیدھا راستہ بناؤں گا۔ (۴۴) ابا جان! آپ شیطان کی پوجانہ کریں۔ شیطان بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ (۴۵) ابا جان! مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب نہ آپڑے، اور پھر آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔“ (۴۶) اُس نے کہا: ”اے ابراہیمؐ! کیا تم میرے معبدوں سے پھر گئے ہو؟ اگر تم بازنہ آئے تو میں تمہیں ضرور پتھر مار مار کر ہلاک کر دوں گا۔“ بس تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے الگ ہو جاؤ!“ (۴۷) (حضرت ابراہیمؐ نے) کہا: ”سلام ہے آپ کو، میں اپنے پروردگار سے آپ کی معافی کی درخواست کروں گا، بیٹک وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔“ (۴۸) میں آپ لوگوں کو بھی چھوڑتا ہوں اور ان کو بھی جنہیں آپ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہیں، میں تو اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا، امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کے نامراد نہ رہوں گا۔“ (۴۹) سو جب وہ ان لوگوں سے اور ان سے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، علیحدہ ہو گئے تو ہم نے انہیں (حضرت) اسحاقؑ اور (حضرت) یعقوبؑ جیسی اولاد دی۔ ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا۔ (۵۰) ہم نے ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کا ذکر خیر بلند و بالا کیا۔

### رکوع (۴) چند چنے ہوئے نبی

(۵۱) اس کتاب میں (حضرت) موسیؐ کا ذکر (بھی) کرو۔ یقیناً وہ ایک چنے ہوئے شخص تھے۔ رسولؐ بھی تھے اور نبی بھی۔

وَنَادَيْنَهُ مِنْ جَانِبِ الْطُّفُرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبَنَهُ تَجْيِئًا ۝ وَوَهَبْنَا  
 لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هُرُونَ تَبِيَّنَ ۝ وَأَذْكُرْ فِي الْكِتَبِ  
 إِسْمَاعِيلَ زَيْنَهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ وَكَانَ  
 يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالرَّكُوْةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝  
 وَأَذْكُرْ فِي الْكِتَبِ إِدْرِيسَ زَيْنَهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَهُ  
 مَكَانًا عَلَيْهِ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ  
 مِنْ ذِرَيْتَهُ أَدَمَ قَ وَمِنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۝ وَمِنْ ذِرَيْتَهُ إِبْرَاهِيمَ  
 وَإِسْرَاءِيلَ ۝ وَمِنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا طَ إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَتُ  
 الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا ۝ وَبُكِيرًا ۝ السَّجْدَةُ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ  
 أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيَّبًا ۝  
 إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
 وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ جَنَّتِ عَدُنِ إِلَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ  
 عِبَادَةً بِالْغَيْبِ طَ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَاتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُونَ  
 فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَمًا طَ وَلَهُمْ رُزْقٌ هُمْ فِيهَا بُكْرَةً ۝ وَعَشِيَّا ۝  
 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝

- (۵۲) ہم نے انہیں طور کے داھنی جانب سے پکارا، اور انہیں راز کی باتیں کرنے کے لیے مقرب بنایا۔
- (۵۳) انہیں اپنی رحمت سے نواز کران کے ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ کو بنی بنایا۔
- (۵۴) اس کتاب میں (حضرت) اسماعیلؑ کا ذکر (بھی) کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کے سچے اور رسول، نبی تھے۔
- (۵۵) وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے۔ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔
- (۵۶) اس کتاب میں (حضرت) اور یسؑ کا (بھی) ذکر کرو۔ بیشک وہ ایک راستباز انسان اور نبی تھے۔
- (۵۷) ہم نے انہیں بلند مرتبے تک پہنچایا تھا۔
- (۵۸) یہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، آدم کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، ابراہیمؑ اور اسرائیلؑ کی نسل سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت بخشی اور مقبول بنایا۔ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گرجاتے تھے۔ (نوٹ: یہاں سجدہ کریں)!
- (۵۹) پھر ان کے بعد ایسے (نااہل) لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو بر باد کر دیا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے۔ تو جلدی ہی وہ تباہی سے دو چار ہوں گے۔
- (۶۰) سوائے ان کے جو تو بہ کر لیں، ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں۔ ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی۔
- (۶۱) (ان کے لیے ہیں) سرسبز و شاداب باغ، جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے۔ اُس کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہنا ہے۔
- (۶۲) وہ سلامتی کے علاوہ وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اُس میں انہیں صبح و شام ان کا رزق ملا کرے گا۔
- (۶۳) یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُسے بنائیں گے جو پرہیز گا رہو۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ حَلَةً مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلَفَنَا  
 وَمَا بَيْنَ ذِلِّكَ حَلَةً وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيَّا حَلَةً رَبُّ السَّمَاوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدُوكَ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ  
 لَهُ سِيَّا حَلَةً وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مِمْتُ لَسْوَفَ أُخْرَجُ حَيَّا  
 أَوْ لَا يَدْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا  
 فَوَرِبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيْطَانُ ثُمَّ لَنَحْضُرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ  
 حَثِيَّا حَلَةً ثُمَّ لَنَتَزَعَّنَ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيْهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ  
 عِتِيَّا حَلَةً ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلَيَّا وَإِنْ  
 مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا حَلَةً كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتَّمَا مَقْضِيَّا حَلَةً نُنْجِي  
 الَّذِينَ اتَّقُوا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا حَثِيَّا وَإِذَا أُتُلِّيَ عَلَيْهِمْ  
 أَيْتُنَا بَيِّنَتِ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا لَا أَمْيَقُ الْفَرِيقَيْنِ  
 حَدِيرَ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيَّا وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنِ هُمْ  
 أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِءَيَّا قُلْ مَنْ كَانَ فِي الصَّلَةِ فَلَيُمَدُّ دَلَهُ  
 الرَّحْمَنُ مَدَّاه حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِنَّمَا الْعَذَابَ وَإِنَّمَا  
 السَّاعَةَ طَفَسَ يَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا

(۶۴) ہم (فرشتے) تمہارے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اُتراتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے، جو کچھ ہمارے پیچے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اُسی کا ہے۔ اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔ (۶۵) (وہ ہے) پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ سو اُسی کی عبادت کیا کرو اور اُس کی عبادت میں ثابت قدم رہو۔ کیا تم اُس کے برابر کا کسی کو جانتے ہو؟

#### رکوع (۵) باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی بہتر ہیں!

(۶۶) انسان کہتا ہے: ”جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر واقعی میں زندہ کر کے نکلا جاؤں گا؟“ (۶۷) کیا انسان کو یاد نہیں آتا کہ ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں، جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟ (۶۸) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی، ہم ضرور ان کو اور شیطانوں کو بھی گھیر لائیں گے۔ پھر جہنم کے پاس لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گردائیں گے۔ (۶۹) پھر ہر گروہ میں سے ہر اُس شخص کو چھانٹ لیں گے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکش بنا ہوا تھا۔ (۷۰) یقیناً ہم (خود) ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو اُس (جہنم) میں جھونکے جانے کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ (۷۱) تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اُس (جہنم) سے نہ گزرے۔ یہ تیرے پروردگار کی طے شدہ بات ہے، جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔ (۷۲) پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرتے تھے اور ظالموں کو اُسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

(۷۳) جب ان لوگوں کو ہماری کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ ”(ہم) دونوں فریقوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی محفل زیادہ شاندار ہے؟“ (۷۴) حالانکہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان سے کہیں اچھی تھیں۔

(۷۵) ان سے کہو: ”جو کوئی گمراہی میں مبتلا ہو، اللہ تعالیٰ اُسے ڈھیل دیے چلا جائے۔ یہاں تک کہ جب ایسے لوگ وہ چیز دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، چاہے وہ عذاب ہو یا (قیامت کی) گھٹری، تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال بُرا ہے اور کس کا جھٹا کمزور!“

وَيَرِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَ وَاهْدَى طَوْبِ الْبِقِيَّةِ الصَّلِحَاتُ حَيْرٌ  
 عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًا ۝ أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاِيمَانِنَا  
 وَقَالَ لَا وَتَيَّنَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ  
 الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا طَسْكِتُ مَا يَقُولُ وَنَهَّدُلَهُ مِنَ الْعَذَابِ  
 مَدَّا ۝ وَتَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَا تِبْيَانًا فَرَدًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ  
 اللَّهِ إِلَهَهَ لَيْكُونُوا لَهُمْ عِزًا ۝ كَلَّا طَسْكِفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ  
 وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضَلَالًا ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيْطَانَ عَلَى  
 الْكُفَّارِيْنَ تَوْزِيْهُمْ أَزَّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ طَإِنَّمَا نَعْدُ لَهُمْ عَدَّا ۝  
 يَوْمَ تَحْشِرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَقَدًا ۝ وَتَسُوقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلَى  
 جَهَنَّمَ وَرَدًا ۝ لَا يَهْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ  
 عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جَعَلْتُمْ شَيْئًا إِذَا ۝  
 تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَقَطَّرُنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُ الْأَرْضُ وَتَخْرُجُ الْجِبَالُ هَذَا ۝  
 أَنْ دَعَوْا لِلَّهَرَحْمَنَ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلَّهَرَحْمَنِ أَنْ يَتَخَذَ وَلَدًا ۝  
 إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَتَى الرَّحْمَنَ عَبْدًا ۝ لَقَدْ  
 أَحْصَهُمْ وَعَدَهُمْ عَدَّا ۝ وَكُلُّهُمْ أَتَيْكَ يَوْمَ الْقِيَّامَةِ فَرَدًا ۝

٤٥

وقف لازم وقف لازم

(۷۷) اللہ تعالیٰ ہدایت اختیار کرنے والوں کی ہدایت بڑھاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی آپ کے پروردگار کے نزدیک جزا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ (۷۷) بھلا آپ نے اُس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آئیوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ”میں مال اور اولاد سے ضرور نوازا ہی جاتا رہوں گا!“

(۷۸) کیا اسے غیب کا پتہ چل گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

(۷۹) ہرگز نہیں، یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے۔ ہم اُس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔

(۸۰) اُس کی کہی ہوئی چیزوں کے ہم وارث رہ جائیں گے۔ وہ تنہا ہو کر ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔

(۸۱) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کچھ معبد بنار کھے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے طاقت کا سبب ہوں۔

(۸۲) ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو ان کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور (اً لَطِيْه) اُن کے مخالف ہو جائیں گے۔

## رکوع (۶) حق کا انکار کرنے والوں کا انجام

(۸۳) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے اُن کا فروں پر شیطان چھوڑ رکھے ہیں اور وہ اُن کو بہت زیادہ اکساتے رہتے ہیں۔ (۸۴) سوتھم ان کے لیے جلدی مت کرو۔ یقیناً ہم خود اُن کے (دن) گن رہے ہیں۔

(۸۵) جس دن ہم پر ہیز گاروں کو اللہ رحمن کے سامنے معزز مہمانوں کی طرح پیش کر دیں گے، (۸۶) اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر پہنچا دیں گے، (۸۷) اس وقت کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا۔ سوائے اُس کے جس نے اللہ رحمن سے اجازت حاصل کر لی ہو۔ (۸۸) وہ کہتے ہیں کہ ”اللہ رحمن نے (کسی) کو بیٹا بنالیا ہے!“ (۸۹) سخت بیہودہ بات ہے، جو تم نے گھڑ رکھی ہے! (۹۰) قریب ہے کہ اس پر آسمان پھٹ پڑیں، زمین کے پر نچے اڑ جائیں اور پھاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں، (۹۱) کہ لوگوں نے اللہ رحمن کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ (۹۲) حالانکہ اللہ رحمن کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

(۹۳) آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب اس کے سامنے بندے کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔

(۹۴) وہ سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اُس نے سب کو ٹھیک ٹھیک شمار کر رکھا ہے۔ (۹۵) قیامت کے دن سب کے سب اُس کے سامنے فرداً افرداً حاضر ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ أَمْتُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ  
وَدَّا ⑨٤ فَإِنَّمَا يَسِّرُنَا بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ  
بِهِ قَوْمًا مَالَّدًا ⑨٥ وَكُمْ أَهْلَكُنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ طَهُ تُحِسْ  
مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزَادًا ⑨٦

رُكْوَاعَاهَا ٨

(٢٠) سُورَةُ طَهٌ مِكْيَّةٌ (٣٥)

آيَاتُهَا ١٣٥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُبَرَّجٌ

وَفِيهِ

طَهٌ ① مَا آتَزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ② إِلَّا تَذَكَّرَةً لِمَنْ  
يَخْشِى ③ لَا تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ④  
الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ⑤ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي  
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ التَّرَai ⑥ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ  
فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَآخْفَى ⑦ أَللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَى ⑧ وَهَلْ أَتَيْكَ حَدِيثُ مُوسَى ⑨ إِذْ رَأَى نَارًا فَقَالَ  
لَا هُدِلَّهُ أَمْكَثُوا إِنِّي أَنْسَتُ نَارًا عَلَى أَتَيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ  
أَجْدُ عَلَى النَّارِ هُدَى ⑩ فَلَمَّا أَتَتْهَا نُودِيَ يَمْوُسَى ⑪ إِنِّي  
أَنَّا رَبِّكَ فَأَخْلَعْتُكَ ١١ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوَّى ١٢

(۹۶) یقینا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور اچھے کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔  
 (۹۷) سو یقینا ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری ہی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیز گاروں کو خوشخبری دے دو اور جھگڑا لوگوں کو خبردار کر دو۔ (۹۸) اس سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تو پھر کیا تم ان میں سے کسی کا نشان پاتے ہو یا تمہیں ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟

(سورہ ۲۰)

آیتیں: ۱۳۵

طہ (۴، ۵)

رکوع: ۸

### مختصر تعارف

یہ کی سورت دو حروف مقطعات ط، ه سے شروع ہوتی ہے اور یہی اس کا عنوان بھی ہے۔ کل آیتیں ۱۳۵ ہیں، جو پارے کے ختم کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ، قرآن مجید کی عظمت، اس پر اعتراض کرنے والوں کی سزا، قیامت کے دن اور آدم کے قصہ کے بعض پہلو بھی بیان ہوئے ہیں۔ آخر میں مسلمانوں کو صبر و حل سے کام لینے اور وعظ و نصیحت جاری رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

### رکوع (۱) طور پرہاڑ پر حضرت موسیٰ کو رسالت اور مججزے عطا ہوئے

- (۱) ط، ۵۔ (۲) ہم نے یہ قرآن مجید تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ (۳) یہ تو صرف ایک یادداہی ہے اُس کے لیے جوڑ رتا ہو۔ (۴) یہ اُس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ (۵) وہ بڑی رحمت والاعرش پر قائم ہے۔ (۶) جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے، سب کچھ اُسی کا ہے۔ (۷) تم اگر پکار کر بات کہو تو یقیناً پچکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات بھی جانتا ہے۔ (۸) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں۔ اس کے نام اچھے اچھے ہیں۔ (۹) کیا تمہیں کچھ حضرت موسیٰ کی خبر بھی پہنچی ہے؟ (۱۰) جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھروں والوں سے کہا: ”تم ٹھہرے رہو۔ میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے۔ شاید اس میں سے تمہارے لیے ایک آدھا انگارا لے آؤں، یا اس آگ کے پاس سے مجھے کوئی رہنمائی مل جائے۔“ (۱۱) تو جب وہ اُس کے پاس پہنچنے تو انہیں پکارا گیا: ”اے موسیٰ!“ (۱۲) یقیناً میں ہی تمہارا پروردگار ہوں۔ اپنی جوتیاں اُتار دو! بلاشبہ تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو۔

وَأَنَا أُخْتَرُتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى ⑯ إِنَّمَا أَنَا إِلَهٌ لِلْأَنْفُسِ إِلَّا  
 أَنَا فَاعْبُدُنِي لَا وَآتِيَ الصَّلْوَةَ لِذِكْرِي ⑰ إِنَّ السَّاعَةَ أُتِيهَتْ أَكَادُ  
 أُخْفِيَهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى ⑯ فَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا  
 يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوْلَهُ قَرَدُهُ ⑯ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَمْوُسِي ⑯  
 قَالَ هِيَ عَصَمَى جَأَتْكَ كَوْعَأَ عَلَيْهَا وَأَهْشَى بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَفِيهَا  
 مَارِبُ أُخْرَى ⑯ قَالَ أَلْقِهَا يَمْوُسِي ⑯ فَأَلْقَهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ  
 تَسْعَى ⑯ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخْفُ وَقْفَةً سَنْعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى ⑯  
 وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بِيَضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ أَيَّهُ  
 أُخْرَى ⑯ لِنُرِيكَ مِنْ أَيْتَنَا الْكُبْرَى ⑯ إِذْ هَبَ إِلَى فِرْعَوْنَ  
 إِنَّهُ طَغَى ⑯ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ⑯ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ⑯  
 وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ⑯ يَقْهُوا قَوْلِي ⑯ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا  
 مِنْ أَهْلِي ⑯ هَرُونَ أَخِي ⑯ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ⑯ وَأَشْرِكْهُ فِي  
 أَمْرِي ⑯ كَيْ نُسَيْحَكَ كَثِيرًا ⑯ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ⑯ إِنَّكَ كُنْتَ  
 بِنَابَصِيرًا ⑯ قَالَ قَدْ أُوتِيتْ سُوْلَكَ يَمْوُسِي ⑯ وَلَقَدْ مَنَّا  
 عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَى ⑯ إِذَا وَحِينَا إِلَى أُمَّكَ مَا يُوحَى ⑯

٢٤

(۱۳) میں نے تمہیں چن لیا ہے۔ سو جو کچھ وحی کی جا رہی ہے اُسے سن لو! (۱۴) یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سوتھ میری ہی عبادت کیا کرو۔ میری ہی یاد کے لیے نماز قائم کیا کرو۔ (۱۵) بلاشبہ (قيامت کی) گھٹری آنے والی ہے۔ میں اُسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہر شخص اپنی کوشش کے مطابق بدلہ پائے۔ (۱۶) تو کوئی ایسا شخص جو اُس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرتا ہو کہیں تمہیں اُس (نماز) سے روک نہ دے۔ ورنہ تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ (۱۷) اے موسیٰ! یہ تمہارے دامنے ہاتھ میں کیا ہے؟“ (۱۸) (حضرت موسیٰ نے) جواب دیا: ”یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر ٹیک لگتا ہوں، اس سے اپنی بھیڑ بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔ اور اس میں میرے لیے اور فائدے بھی ہیں۔“ (۱۹) فرمایا: ”اے موسیٰ! اسے ڈال دو!“ (۲۰) سوانہوں نے اسے ڈال دیا تو وہ اچانک ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گئی۔ (۲۱) فرمایا: ”اسے اٹھا لو اور ڈرو نہیں۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ (۲۲) ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباو۔ وہ کسی تکلیف کے بغیر چمکتا ہوا نکلے گا۔ (یہ ہے) دوسری نشانی۔ (۲۳) تاکہ ہم تمہیں اپنی بعض بڑی نشانیاں دکھلائیں۔ (۲۴) تم فرعون کے پاس جاؤ۔ بلاشبہ وہ سر کش ہو گیا ہے۔“

## رکوع (۲) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ، فرعون کے دربار میں

(۲۵) (حضرت موسیٰ نے) عرض کیا: ”پروردگار! میرا سینہ کھول دے۔“ (۲۶) میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے۔ (۲۷) میری زبان کی گردہ (لکھت) ہٹا دے۔ (۲۸) (تاکہ) لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (۲۹) اور میرے لیے میرے کنبے سے ایک مددگار مقرر فرمادے۔ (۳۰) (یعنی) ہارون کو، جو میرا بھائی ہے۔ (۳۱) اُس کے ذریعہ سے میری قوت مضبوط کر۔ (۳۲) اُسے میرے کام میں شریک کر دے، (۳۳) تاکہ ہم تیری پاکی کثرت سے بیان کریں، (۳۴) اور تیرا خوب ذکر کریں۔ (۳۵) بیشک تو ہمیشہ ہم پر نگر ا رہا ہے۔“ (۳۶) فرمایا: ”اے موسیٰ! تمہاری درخواست منظور ہوئی۔“ (۳۷) ہم ایک بار پہلے بھی تم پر احسان کر چکے ہیں۔ (۳۸) جب ہم نے تمہاری ماں کو ایسا اشارہ کیا تھا جو وحی کیا جاتا ہے،

أَنِ اقْدِرْ فِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْدِرْ فِيهِ فِي الْيَمِّ فَلِيُلْقِهِ الْيَمِّ  
 بِالسَّاحِلِ يَا خُذْكُ عَدْ وَلِيْ وَعْدُوَلَهُ طَ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحْبَبَةً  
 مَنِّيْ هَ وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ ۝ إِذْ تَمْشِيْ أُخْتِكَ فَتَقُولُ هَلْ  
 أَدْلُكُمْ عَلَى مَنْ يَكْفُلُهُ طَ فَرَجَعْنَكَ إِلَى أُمِّكَ كَيْ تَقْرَأَ عَيْنَهَا وَلَا  
 تَحْزَنْ هَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَكَ مِنَ الْغَمِّ وَقَتَلْتَكَ فُتُونًا قَفْ  
 فَلَيْثَتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ هَ ثُمَّ حَدَّتَ عَلَى قَدَرِ يَمْوُسِي ۝  
 وَاصْطَنَعْتَكَ لِنَفْسِي ۝ إِذْ هَبَ أَنْتَ وَأَخْوَكَ بِاِيْتِيْ وَلَا تَنِيَا فِي  
 ذَكْرِي ۝ إِذْ هَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِلَهَ طَغَى ۝ فَقَوْلَاهُ قَوْلَاهُ لَيْنَا  
 لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ وَأَوْيَخْشِي ۝ قَالَ رَبَّنَا إِنَّنَاهَا خَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا  
 أَوْ أَنْ يَطْغِي ۝ قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرِي ۝  
 فَأَتِيهُ فَقَوْلَاهُ إِنَّا رَسُولُ رَبِّكَ فَأَرْسَلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ هَ  
 وَلَا تُعَذِّبْهُمْ طَ قَدْ جَهَنَّمَ بِاِيْتِهِ مِنْ رَبِّكَ طَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ  
 اتَّبَعَ الْهُدَى ۝ إِنَّا قَدْ أُوْحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَنْ كَذَّبَ  
 وَتَوَلَّ ۝ قَالَ فَمَنْ رَبِّكُمَا يَمْوُسِي ۝ قَالَ رَبَّنَا الَّذِي أَعْظَى  
 كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَى ۝

وَقَاتِلُوا

(۳۹) کہ اس (بچے) کو صندوق میں رکھ دو اور پھر اسے دریا میں چھوڑ دو۔ دریا سے ساحل پر ڈال دے گا اور اسے میرا شمن اور اس (بچے) کا ڈمن اٹھا لے گا۔ میں نے اپنی طرف سے تمہاری محبت ڈال دی اور (ایسا انتظام کیا) کہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔

(۴۰) جب تمہاری بہن جاتی ہے اور کہتی ہے: ”میں تمہیں ایسے شخص کا پتہ دوں جو اس (بچے) کی پرورش (اچھی طرح) کرے؟“ پھر ہم نے تمہیں واپس تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا، تاکہ اُس کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ رنجیدہ نہ ہو۔ تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ ہم نے تمہیں (اس) غم سے نجات دی۔ تمہیں مختلف آزمائشوں سے گزارا۔ پھر تم مدین والوں میں کئی برس رہے۔ اے موئی! اب تم ٹھیک وقت متعین پر (یہاں) آپنچے ہو۔ (۴۱) میں نے تمہیں اپنے (مشن کے) لیے تیار کر لیا ہے۔ (۴۲) تو اب تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی مت کرنا۔ (۴۳) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ بیٹک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ (۴۴) تو اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔ شاید کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈرجائے۔“

(۴۵) دونوں نے عرض کیا: ”ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی میں جلد بازی کر بیٹھے یا سرکشی کر دے۔“

(۴۶) فرمایا: ”ڈرمٹ۔ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ (۴۷) سوتوم اس کے پاس جاؤ اور کہو! یقیناً ہم دونوں تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔ اور انہیں اذیت مت دے۔ ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کی نشانی لے کر آئے ہیں۔ سلامتی ہے اس پر جو سیدھے راستے پر چلے۔ (۴۸) یقیناً ہمیں وحی سے بتایا گیا ہے کہ جو جھٹلانے اور منہ موڑے اُس کے لیے عذاب ہے۔“ (۴۹) (فرعون) بولا: ”اچھا تو پھر تم دونوں کا پروردگار کون ہے، اے موئی!“ (۵۰) (حضرت موئی) نے جواب دیا: ”ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناؤ بخششی، پھر رہنمائی فرمائی۔“ (۵۱) (فرعون نے) کہا: ”اچھا تو پہلی نسلوں کا کیا حال ہوا؟“

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَبٍ لَا يَضُلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى <sup>٥٢</sup> الَّذِي  
 جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ  
 مِنَ السَّمَاءِ مَا شَاءَ فَأَخْرَجَنَا بِهِ أَرْضًا جَاءَ مِنْ نَّبَاتٍ شَتَّى <sup>٥٣</sup> كُلُوا  
 وَارْعُوا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَنْهَا لِوْلَى النَّهْيِ <sup>٥٤</sup> مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ  
 وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى <sup>٥٥</sup> وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ  
 أَيْتَنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَى <sup>٥٦</sup> قَالَ أَجْعَلْنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا  
 بِسِحْرِكَ يَهُوسِي <sup>٥٧</sup> فَلَنَا تِينَكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ  
 مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوَى <sup>٥٨</sup> قَالَ مَوْعِدُكُمْ  
 يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحَّى <sup>٥٩</sup> فَتَوَلَّ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ  
 كَيْدَهُ ثُمَّ آتَى <sup>٦٠</sup> قَالَ لَهُمْ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا  
 فِي سِحْرِكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى <sup>٦١</sup> فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ  
 بَيْنَهُمْ وَأَسْرُوا النَّجُوْيِ <sup>٦٢</sup> قَالُوا إِنَّ هَذِنِ لِسِحْرِنِ يُرِيدُنِ أَنْ  
 يُخْرِجُكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقِكُمُ الْمُثْلِي <sup>٦٣</sup>  
 فَاجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفَّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى <sup>٦٤</sup>  
 قَالُوا يَهُوسِي إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ تَكُونَ أَوْلَى مَنْ أَلْقَى <sup>٦٥</sup>

(۵۲) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ”اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ایک اعمال نامے میں (محفوظ) ہے۔ میرا پروردگار نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ (۵۳) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، اس میں تمہارے لیے راستے بنائے، آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس کے ذریعہ ہم نے مختلف قسم کے پیڑ پودے پیدا کیے۔ (۵۴) خود کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

### رکوع (۳) مجرموں اور جادوؤں کا تاریخی معرک

(۵۵) اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے، اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے، اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (۵۶) ہم نے اُس (فرعون) کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا رہا اور انکار کرتا رہا۔ (۵۷) فرعون کہنے لگا: ”(اے موسیٰ!) کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال کر باہر کر دو؟ (۵۸) سواب ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت طے کرلو، نہ ہم اس کی خلاف ورزی کریں اور نہ تم کرو۔ کسی کھلے میدان میں (مقابلہ ہو جائے!)“

(۵۹) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ”تمہارے لیے وقت جشن کا دن ہوگا۔ دن چڑھے لوگ جمع ہوں۔“ (۶۰) فرعون پلٹا، اُس نے اپنے حربے اکٹھا کر لیے اور پھر (سامنے) آگیا۔

(۶۱) (حضرت) موسیٰؑ نے اُن سے کہا: ”ارے کم بختو! اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں مت باندھو۔ ورنہ وہ کسی عذاب سے تمہارا ستیاناں کر دے گا۔ جو بھی جھوٹ گھٹتا ہے اسے نامراد ہونا ہے۔“ (۶۲) اس پر اُن میں آپس میں مشورہ ہوا۔ اور وہ چپکے خفیہ مشورے کرنے لگے۔ (۶۳) اُنہوں نے کہا: ”یہ دونوں تو بس جادوگر ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے بے خل کر دیں۔ اور تمہاری زندگی کے مثالی طریقہ کا خاتمہ کر دیں۔ (۶۴) سوا اپنی تمام تدبیریں اکٹھی کرلو اور لائیں لگا کر آ جاؤ۔ آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہو۔ (۶۵) جادوگر بولے: ”اے موسیٰ! تم اپنا کرتب دکھاتے ہو یا پہلے ہم ہی دکھائیں؟“

قَالَ بَلْ أَلْقُوا جَ فَإِذَا حِبَالْهُمْ وَعِصِّيْهُمْ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ  
 سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعِي ④٤٦ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خَيْفَةً مُوسَى ④٤٧  
 قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ④٤٨ وَأَنْتَ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفُ مَا  
 صَنَعُوا طِ اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَحِيرٍ وَلَا يُفْلِحُ السُّحْرُ حَيْثُ آتَيْتُ ④٤٩  
 فَأَنْقَى السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا أَمَّا بَرَبُّ هُرُونَ وَمُوسَى ④٥٠ قَالَ  
 أَمْنَتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلِمَكُمْ  
 السُّحْرَ جَ فَلَا قَطْعَنَّ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَا وَصِلَبَنَّكُمْ  
 فِي جُذُورِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيْنَا أَشَدُ عَذَابًا وَآبَقُ ④٥١ قَالُوا  
 لَنْ نُؤْتِرَكَ عَلَى مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ  
 مَا أَنْتَ قَاضِ طِ اِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ④٥٢ إِنَّا أَمَّا  
 بَرِّيْنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَا وَمَا أَكْرَهْنَا عَلَيْهِ مِنَ السُّحْرِ وَاللهُ  
 خَيْرٌ وَآبَقُ ④٥٣ إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ طِ  
 لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيِي ④٥٤ وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ  
 الصِّلْحَتِ فَأَوْلَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلُوُّ ④٥٥ جَنَّتُ عَدُنِ تَجْرِي  
 مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا طِ وَذِلَّكَ جَزَّ وَمَنْ تَزَكَّى طِ

يَنْتَهِي

١٢٤

(۶۶) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ”نہیں، تم ہی دکھاؤ!“ اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاثیاں ان کے جادو کے زور سے اُسے دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

(۶۷) سو (حضرت) موسیٰؑ کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ (۶۸) ہم نے کہا: ”مت ڈرو، بیشک تم ہی غالب رہو گے۔“ (۶۹) یہ تمہارے دامنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے ڈال دو! ابھی ان کے بنائے ہوئے کو نکل جائے گا۔ یہ جو کچھ بنالائے ہیں، وہ اصل میں جادوگر کا فریب ہے۔ جادوگر جس طرح بھی آئے، کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا!“ (۷۰) آخر جادوگر سجدے میں گر گئے۔ وہ پکارا ٹھیے: ”ہم تو ہاروں اور موسیٰؑ کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں!“

(۷۱) (فرعون نے) کہا: ”تم نے اُس پر ایمان کی بات مان لی، اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہی تمہارے بڑے ہیں، انہوں نے ہی تمہیں جادوگری سکھائی ہے! اچھا اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمنتوں سے کٹوata ہوں اور کھجور کے تنوں پر تمہیں سولی چڑھوata ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون سخت ترین اور زیادہ دیر رہنے والا عذاب دے سکتا ہے۔“

(۷۲) جادوگروں نے کہا: ”ہم ان روشن نشانیوں پر، جو ہمارے سامنے آگئی ہیں اور اُس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے تجھے ترجیح نہیں دے سکتے۔ سوتو جو کچھ فیصلہ کرنا چاہے کر لے۔ یقیناً تو تو (صرف) اس دُنیاوی زندگی میں فیصلہ کر سکتا ہے۔“ (۷۳) بس اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے، تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور یہ جادوگری بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔“

(۷۴) بے شک جو شخص مجرم بن کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہو گا، اُس کے لیے جہنم یقینی ہے، جس میں وہ نہ مرے گا۔ (۷۵) جو اُس کے سامنے مون ہو کر حاضر ہو گا، جس نے نیک کام بھی کیے ہوں گے، سو ایسے لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں، (۷۶) (یعنی) ہمیشہ ہرے بھرے رہنے والے باغ ہیں جن کے اندر نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو شخص اپنے آپ کو پاک رکھے اُس کا ایہی انعام ہے۔

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَيْ مُوسَى هـ أَنْ أَسْرِي بِعِبَادِي فَاضْرِبْ  
 لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبْسَأْ لَا تَخْفُ دَرَكًا وَلَا تَخْشِي  
 فَاتَّبِعْهُمْ فَرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشَّيْهِمْ مِنَ الْيَمِّ مَا  
 غَشِيَّهُمْ هـ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى هـ يَبْنِي  
 اسْرَاءَءِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوكُمْ وَوَعَدْنَاكُمْ جَانِبَ  
 الْطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلُوْيِ هـ كُلُّوْمِنْ  
 طَيِّبَتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغُوا فِيْهِ فَيَحْلَ عَلَيْكُمْ  
 غَضَبِيْهِ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوْيِ هـ وَإِنِّي  
 لَغَافَارِيْمَنْ تَابَ وَأَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحَاتُمْ اهْتَدَى هـ  
 وَمَا آأَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى هـ قَالَ هُمْ أَوْلَاءَ عَلَى  
 أَثْرِيْ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضِي هـ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَّئَا  
 قَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمْ السَّاِمِرِيْ هـ فَرَجَعَ مُوسَى  
 إِلَيْ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسْفَاهَ قَالَ يُقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ  
 رَبِّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا هـ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ  
 يَحْلَ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَقْتُمْ مَوْعِدِيْ هـ

### رکوع (۲) سامری نے لوگوں کو گائے کی پوجا پر لگا دیا

(۷۷) ہم نے (حضرت) موسیٰ پر حجی کی کہ ”میرے بندوں کو لے کر راتوں رات چل پڑنا۔ اُن کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنالینا۔ کسی کے پیچھا کرنے سے نہ ڈرنا اور نہ (کوئی اور) خوف کرنا۔“

(۷۸) فرعون نے اپنے شکر سمیت اُن کا پیچھا کیا۔ پھر سمندر کا پانی اُن پر عجیب طرح سے چھا گیا۔

(۷۹) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا تھا، رہنمائی نہیں کی تھی۔

(۸۰) اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہارے دشمن سے تمہیں نجات دلائی۔ طور کے دائیں جانب کو تمہاری حاضری کے لیے مقرر کیا اور تم پر من وسلوئی اُتارا۔

(۸۱) ہمارے دیے ہوئے پاک رزق سے کھاؤ اور اس میں حد سے مت گزو، ورنہ تم پر میرا غصب ٹوٹ پڑے گا۔ جس پر میرا غصب ٹوٹا وہ تباہ ہوا۔

(۸۲) یقیناً میں ایسے شخص کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں جو توہہ کر لے، ایمان لے آئے، نیک عمل کرے اور پھر سیدھا چلتا رہے۔

(۸۳) (فرمایا) ”اے موسیٰ! کیا چیز تمہیں اپنی قوم سے پہلے (یہاں) لے آئی؟“

(۸۴) انہوں نے عرض کیا: ”وہ بس میرے پیچھے آہی رہے ہیں۔ اے پروردگار! میں آپ کے حضور جلدی اس لیے آگیا ہوں تاکہ آپ خوش ہو جائیں!“

(۸۵) فرمایا: ”بیشک ہم نے تمہارے پیچھے تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا۔ سامری نے انہیں گمراہ کر ڈالا۔“

(۸۶) سخت غصے اور رنج کی حالت میں (حضرت) موسیٰ اپنی قوم کی طرف پڑئے، اور کہا: ”اے میری قوم! کیا تمہارے پروردگار نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم پر زیادہ زمانہ گزر گیا تھا؟ یا تمہیں یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غصب واقع ہو، اس لیے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی؟“

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلِكِنَّا حِمَلْنَا أَوْ زَارَ أَمْنٌ  
 زِينَةُ الْقَوْمِ فَقَدْ فَتَاهَا فَكَذَلِكَ الْقَوْمُ السَّاصِرُونَ فَأَخْرَجَ  
 لَهُمْ عَجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَىٰ  
 فَنَسِيَ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ  
 ضَرًًّا وَلَا نَفْعًا وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَرُونُ مِنْ قَبْلِ يَقُولُ إِنَّمَا  
 فَتِنَتُنَا بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُونِي أَمْرِي  
 قَالُوا لَنْ تَبْرَحَ عَلَيْهِ عَكِيفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ قَالَ  
 يَهْرُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلَّوْا لَا لَا تَشْتَعِنْ أَفَعَصَيْتَ  
 أَمْرِي قَالَ يَبْتُؤُمَ لَا تَأْخُذْ بِلِحَيَّتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ  
 أَنْ تَقُولَ فَرَقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقِبْ قَوْلِي قَالَ  
 فَهَا خَطْبُكَ يُسَامِرِي قَالَ بَصَرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ  
 فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثْرِ الرَّسُولِ فَنَبَذَتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلتُ  
 لِي نَفْسِي قَالَ فَادْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا  
 مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلِفَهُ وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي  
 ظَلَّتْ عَلَيْهِ عَاكِفًا طَلْحَرَقَنَةَ ثُمَّ لَنْتَسْفَنَةَ فِي الْيَمِّ نَسْفًا

(۸۷) انہوں نے جواب دیا: ”ہم نے آپ سے وعدہ خلافی کچھ اپنے اختیار سے نہیں کی۔ بلکہ لوگوں کے زیوروں کے بوجھ سے ہم لد گئے تھے۔ تب ہم نے ان کو (آگ میں) ڈال دیا تھا۔ اس طرح سامری نے سمجھایا۔“

(۸۸) پھر وہ ان کے لیے بچھڑے کی مورت بنانکا لایا۔ جس سے ایک طرح کی آواز نکلتی تھی۔ لوگ پکارا ٹھے: ”یہی ہے تمہارا اور موسیٰ کا خدا۔ (موسیٰ تو اسے) بھول گئے ہیں۔“ (۸۹) کیا وہ لوگ دیکھتے نہ تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ ہی ان کے کسی نفع کا کچھ اختراع رکھتا ہے؟

### رکوع (۵) جادوگر سامری کا انجام

(۹۰) (حضرت) ہارونؑ پہلے ہی ان سے کہہ چکے تھے: ”لوگو! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے ہو۔ یقیناً تمہارا پروردگار تور حمن ہے۔ سوتھی میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو!“ (۹۱) انہوں نے جواب دیا: ”جب تک (حضرت) موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آئیں، ہم تو اسی (کی پوچھا) پر جسمے بیٹھے رہیں گے۔“

(۹۲) (حضرت موسیٰ نے) کہا: ”اے ہارون! جب تم انہیں گمراہ ہوتا دیکھ رہے تھے تو کس چیز نے تمہیں روکے رکھا (۹۳) کہ تم میری پیروی نہ کرو؟ تو پھر کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟“ (۹۴) (حضرت ہارونؑ نے) جواب دیا: ”اے میری ماں کے بیٹے! میری ڈاڑھی نہ پکڑو، نہ میرے سر (کے بالوں) کو۔ بیشک مجھے یہی اندیشہ تھا کہ تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور تم نے میری بات کا لحاظ نہ کیا۔“

(۹۵) (حضرت موسیٰ نے) کہا: ”سامری! تو پھر تیرا کیا معاملہ ہے؟“ (۹۶) اس نے جواب دیا: ”میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں کو نظر نہ آئی۔ سو میں نے فرشتے کے پاؤں کی جگہ سے ایک مٹھی (بھر مٹی) اٹھا لی اور اُسے اُس (مورت) پر ڈال دیا۔ میرے جی نے مجھے کچھ ایسے ہی سمجھایا۔“ (۹۷) (حضرت موسیٰ نے) کہا: ”دفع ہو جا! اب تجھے زندگی بھر یہی کہتے رہنا ہے“ (مجھے) نہ چھونا!“ بلاشبہ تیرے لیے (پوچھتا پچھا کا ایک اور) وعدہ ہے جو تجھ سے نہ ملے گا۔ دیکھ اپنے اس ”خدا“ کو جس کی عبادت پر تو جم کر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم اسے ضرور جلا دیں گے اور پھر ریزہ کر کے ضرور سمندر میں بہا دیں گے۔

إِنَّمَا إِلَهُكُمْ أَنْتُمْ إِنَّ اللَّهَ إِلَّا هُوَ<sup>٩٩</sup> وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا<sup>١٠٠</sup>  
 كَذِلِكَ نَقْصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ<sup>١٠١</sup> وَقَدْ أَتَيْنَاكَ مِنْ  
 لَدُنَّا ذُكْرًا<sup>١٠٢</sup> مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْبِلُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ وَزُرَّا<sup>١٠٣</sup>  
 خَلِدِينَ فِيهِ<sup>١٠٤</sup> وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَمَلًا<sup>١٠٥</sup> يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ  
 وَنَحْشُرُ الْجُنُودِينَ يَوْمَ إِذْ رُرَقَ<sup>١٠٦</sup> يَتَخَافَّوْنَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَيَشْتَمُ<sup>١٠٧</sup>  
 إِلَّا عَشْرًا<sup>١٠٨</sup> نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَالُهُمْ طَرِيقَةً  
 إِنْ لَيَشْتَمُ إِلَّا يَوْمًا<sup>١٠٩</sup> وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَسْفَهَا رَبِّي  
 نَسْفًا<sup>١١٠</sup> فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا<sup>١١١</sup> لَا تَرَى فِيهَا عَوْجًا وَلَا أَمْتَأْطِ<sup>١١٢</sup>  
 يَوْمَ إِذْ يَتَبَعَّونَ الدَّاعِيَ لَا عَوْجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ  
 فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا<sup>١١٣</sup> يَوْمَ إِذْ لَا تَنْقَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذْنَ لَهُ  
 الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا<sup>١١٤</sup> يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
 وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا<sup>١١٥</sup> وَعَذَتِ الْوُجُودُ لِلْحَيِّ الْقَيُومِ وَقَدْ  
 خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا<sup>١١٦</sup> وَمَنْ يَعْمَلُ مِنَ الصِّلْحَتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ  
 فَلَا يَخْفُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا<sup>١١٧</sup> وَكَذِلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَ  
 صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَقَوَّنَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذُكْرًا<sup>١١٨</sup>

(۹۸) تمہارا معبود تو یقیناً صرف اللہ تعالیٰ ہے، جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اُسی کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔  
 (۹۹) یوں ہم تمہیں گزرے ہوئے حالات کی خبریں سناتے ہیں۔ ہم نے خاص اپنے ہاں سے تمہیں ایک نصیحت نامہ (یعنی قرآن حکیم) عطا کیا ہے۔ (۱۰۰) جو اس سے منہ موڑے گا، وہ قیامت کے دن یقیناً (گناہوں کا بھاری) بوجھ اٹھائے گا، (۱۰۱) (ایسے سب لوگ) اسی (عذاب کے وباں) میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کے دن یہ بوجھ ان کے لیے کتنا بڑا ہے گا! (۱۰۲) جس دن صور میں پھونک مار دی جائے گی، اُس روز ہم مجرموں کو (اس حالت میں) گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی پڑھکی ہوں گی۔  
 (۱۰۳) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ”تم لوگوں نے بس دس (دن دنیا میں) گزارے ہوں گے!“ (۱۰۴) ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے، جب ان سب میں زیادہ صحیح عمل والا شخص یوں کہتا ہوگا کہ ”نہیں تم تو صرف ایک ہی دن رہے ہو!“

## رکوع (۲) اُس دن سفارش کام نہ آئے گی

(۱۰۵) یہ لوگ تم سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہو کہ ”میرا پروردگار انہیں اکھاڑدے گا اور دھول بناؤ کر اڑادے گا۔“

(۱۰۶) پھر وہ انہیں ایسا ہموار چٹیل میدان بنادے گا (۱۰۷) کہ تم اس میں کوئی بل اور سلوٹ نہ دیکھو گے!“  
 (۱۰۸) اُس دن وہ لوگ بلانے والے کے پیچھے ہو لیں گے، جس کے لیے کوئی ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ اللہ رحمن کے آگے آوازیں مدھم پڑ جائیں گی۔ سو سہی ہوئی آواز کے سواتم کچھ نہ سنو گے۔ (۱۰۹) اُس دن کوئی سفارش کام نہ دے گی۔ سوائے اس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جس کی بات وہ پسند کرے۔

(۱۱۰) وہ سب جانتا ہے کہ لوگوں کے سامنے کیا ہے اور ان کے پیچھے کیا ہے۔ لوگوں کو اُس کا پورا علم نہیں ہے۔

(۱۱۱) لوگوں کے چہرے اُس زندہ جاوید قائم رکھنے والے کے آگے جھک جائیں گے۔ جو ظلم اٹھائے ہوئے ہوگا، وہ نا مراد ہوگا۔ (۱۱۲) جو نیک کام کرتا ہے، اور وہ مومن بھی ہو، اُسے کسی ظلم یا حق تلفی کا اندیشہ نہ ہوگا۔

(۱۱۳) ہم نے اسی طرح اسے عربی قرآن بناؤ کرنازل کیا ہے۔ اس میں ہم نے طرح طرح سے تمہیں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں تاکہ یہ لوگ پر ہیز گاری اختیار کریں یا ان میں اللہ کے ذکر کی سمجھ پیدا ہو۔

فَتَعْلَمَ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ آنٌ  
 يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ زَوْقُلُ رَبِّ زَدْنِي عَلَيْهَا ۝ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَيْهِ  
 أَدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنِسَى وَلَمْ يَحْذِدْ لَهُ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلِكِ كَتَةٍ  
 اسْجُدْ وَلَا دَمَ فَسَجَدْ وَآلَّا إِبْلِيسَ طَأْبِي ۝ فَقُلْنَا يَا دَمْرَانَ  
 هَذَا عَدْ وَلَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَسْتَقِي ۝  
 إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوَعَ فِيهَا وَلَا تَعْرِي ۝ وَأَنَّكَ لَا تَظْمُوا فِيهَا وَلَا  
 تَضْحِي ۝ فَوَسُوسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَنُ قَالَ يَا دَمْهَلْ أَدْلُكَ عَلَى شَجَرَةٍ  
 الْخُلْدِ وَمُلْكِ لَلَّا يَبْلُى ۝ فَأَكَلَ مِنْهَا فَبَدَأَتْ لَهُمَا سَوْا تَهْمَأْ  
 وَطَفِقَا يَخْصِفِنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ذَوَعَصَى أَدَمَرَبَةَ  
 فَغَوَى صَبَّرَ ثُمَّ اجْتَبَيْهُ رَبَّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَذِي ۝ قَالَ أَهْبِطَا  
 مِنْهَا جَهِيْغاً بِعَضْكُمْ لِيَبْعَضِ عَدْ وَجْ فَإِمَّا يَا تِيَّثَكُمْ مِنْتِيْ  
 هَذِيْهِ فَمَنِ اتَّبَعَ هَذَا يَ فَلَا يَضْلُلْ وَلَا يَشْقِي ۝ وَمَنْ أَعْرَضَ  
 عَنْ ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْگَأَ وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 أَعْمَى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝  
 قَالَ كَذِلِكَ أَتَتْكَ أَيْتَنَا فَنَسِيْتَهَا ۝ وَكَذِلِكَ الْيَوْمَ تُنْسِيْ

(۱۱۴) سوال اللہ تعالیٰ، جو بڑا بلند و برتر ہے، حقیقی حکمران ہے۔ قرآن مجید (پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تمہاری طرف اُس کی وجی مکمل نہ ہو جائے۔ دعا کیا کرو کہ ”اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر!“ (۱۱۵) ہم نے اس سے پہلے (حضرت) آدمؑ سے ایک عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے۔ ہم نے ان میں عزم نہ پایا۔

### رکوع (۷) ابلیس نے حضرت آدمؑ کو جنت میں کیسے بہکایا؟

(۱۱۶) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ”(حضرت) آدمؑ کو سجدہ کرو!“ تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اُس نے انکار کر دیا۔ (۷) اس پر ہم نے کہا کہ ”اے آدمؑ! یہ بلاشبہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے اور پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ!“ (۱۱۸) پیشک اس (جنت) میں تو تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ ننگے رہو گے۔ (۱۱۹) اور یہ کہ اس میں نہ تم پیاسے ہو گے اور نہ ہی دھوپ میں تپو گے!“ (۱۲۰) لیکن شیطان نے اُسے پھسلا یا۔ کہنے لگا: ”اے آدمؑ! کیا میں تمہیں وہ درخت بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور زائل نہ ہونے والی سلطنت حاصل ہوتی ہے؟“ (۱۲۱) پھر ان دونوں نے اُس درخت سے کھالیا۔ تو ان دونوں کے پردے ہٹ گئے۔ وہ ایک دوسرے کے آگے کھل گئے۔ تب دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ (حضرت) آدمؑ سے اپنے پروردگار کی نافرمانی ہوئی۔ سو وہ غلطی میں پڑ گئے۔ (۱۲۲) پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں مقبول بنالیا، اُن کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں ہدایت بخشی۔ (۱۲۳) فرمایا ”تم دونوں کے دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔“ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر تمہیں میری جانب سے کوئی ہدایت پہنچے، تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا، وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بدختی میں بنتا ہو گا۔ (۱۲۴) مگر جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا اُس کے لیے یقیناً تنگ زندگی ہو گی۔ اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اٹھائیں گے۔ (۱۲۵) وہ کہے گا: ”اے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے، حالانکہ میں تو آنکھوں والا تھا؟“ (۱۲۶) ارشاد ہو گا: ”اسی طرح تو ہماری آیتوں کو، جب وہ تیرے پاس آتی تھیں، بھلا دیا کرتا تھا۔ اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جا رہا ہے!“

وَكَذِلِكَ تَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِأَيْتِ رَبِّهِ طَوْلَعَدَابٌ  
 الْآخِرَةِ أَشَدُ وَأَبْقَى <sup>١٢٤</sup> أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كُمَا هَلَكْنَا قَبْلَهُمْ  
 مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسِكِنِهِمْ طَرَنَ فِي ذَلِكَ لَدَيْتِ لِأَوْلَى  
 النَّهْيِ <sup>١٢٥</sup> وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَاماً وَأَجَلٌ  
 مُسَهَّى <sup>١٢٦</sup> فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَيَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ  
 الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ أَنَاءِ الْيَلِ فَسَيَّحْ وَأَطْرَافَ  
 النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى <sup>١٢٧</sup> وَلَا تَمْدَنَ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا  
 بِهِ أَرْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ طَ  
 وَرِزْقُ رَبِّكَ حَيْرَ وَأَبْقَى <sup>١٢٨</sup> وَأَمْرًا هَلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَصْطَبَرْ  
 عَلَيْهَا طَلَاقَ رِزْقًا طَنَحْ تَرْزِقَكَ طَ وَالْعَاقِبَةُ لِلشَّقْوَى <sup>١٢٩</sup>  
 وَقَالُوا لَوْلَا يَا تَيْمَنَا بِأَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ طَ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيْتَهُ  
 مَا فِي الصُّحْفِ الْأُوْلَى <sup>١٣٠</sup> وَلَوْا تَآآ أَهْلَكُنَّهُمْ بِعَدَابٍ مِنْ  
 قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَتَتَّبِعَ أَيْتِكَ  
 مِنْ قَبْلِ آنْ نَذِلَ وَنَخْرِي <sup>١٣١</sup> قُلْ كُلُّ مُسْتَرِّصٌ فَتَرَبَّصُوا  
 فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْبَحَ الصِّرَاطَ السَّوِيًّا وَمَنْ اهْتَدَى <sup>١٣٢</sup>

(۱۲۷) جو حد سے گزر جائے اور پروردگار کی آئیوں پر ایماں نہ لائے اُسے ہم اسی طرح سزادیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہوگا۔ (۱۲۸) تو کیا پھر ان لوگوں کو اس سے بھی ہدایت نہ ملی کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، جن کی (تباه شدہ) بستیوں میں یہ لوگ چل پھر رہے ہیں۔ اصل میں اس میں تو سمجھدار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

### رکع (۸) سیدھے راستوں پر چلتے رہوا!

(۱۲۹) اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور ایک میعاد مقرر نہ کی جا چکی ہوتی تو (عذاب) ان پر ضرور لازم ہو چکا ہوتا۔ (۱۳۰) سوجوباتیں یہ لوگ بناتے ہیں، تم ان پر صبر کرو۔ حمد و شنا کے ساتھ اپنے پروردگار کی تسبیح کرو، سورج نکلنے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے۔ رات کے وقتوں میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی، شاید کہ تم راضی ہو جاؤ۔ (۱۳۱) تم اپنی آنکھیں اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیاوی زندگی کی اُس شان و شوکت کی طرف جو ہم نے اُن میں مختلف قسم کے لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے دے رکھی ہے۔ تمہارے پروردگار کا دیا ہوا رزق ہی زیادہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ (۱۳۲) اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتے رہوا اور (خود بھی) اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ (بہتر) انجام تو پر ہیزگاری ہی کا ہے۔

(۱۳۳) وہ یوں کہتے ہیں: ”یہ شخص ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا؟“ کیا اُن کے پاس اگلے صحیفوں کی تعلیموں کا کھلا بیان نہیں آگیا؟ (۱۳۴) اگر ہم اُس سے پہلے ہی، ان کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو پھر یہی لوگ یقیناً کہتے: ”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور سوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیری آئیوں کی پیروی کر لیتے؟“

(۱۳۵) اُن سے کہو: ”ہر کوئی انتظار میں ہے۔ سو اب تم بھی انتظار کرو! تب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ والے کون ہیں اور ہدایت پایا ہوا کون ہے!“

